بانی: مجتہد العصر محی دین السنۃ حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی
بیاد سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ید اللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی
لاجماعۃ الا بامارۃ۔ دارمی

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث
لاہور

جماعت اہلحدیث کا حقیقی ترجمان

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی
نگران اعلیٰ
عارف سلمان روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک | کم جمادی الاول، 1431ھ، 16 تا 22 اپریل 10ء | شمارہ 15 | فون 7656730 فیکس 7659847

حضرت محمد ﷺ بھی علم غیب نہیں جانتے تھے

حضرت محمد ﷺ غیب نہیں جانتے تھے بلکہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ وحی فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے جتنی گزری ہوئی اور آئندہ باتوں کی پیشین گوئیاں بیان کی ہیں وہ سب وحی تھیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما ینطق عن الھوی o ان ھو الا وحی یوحی o ''یہ نبی اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے بلکہ وہ وحی ہوتی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔

احادیث کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بھی علم غیب نہیں تھا۔ سیرت طیبہ کے چند واقعات ملاحظہ کریں۔

☆ مشرکین نبی اکرم ﷺ سے قرآن مجید کے ستر قاری عالم صحابہ دھوکے سے دین سیکھنے کے بہانے لے گئے اور انہیں شہید کر دیا۔ اگر پیارے پیغمبر ﷺ غیب جانتے تھے تو کیا اپنی کمائی اس طرح لٹاتے؟ [بخاری و مسلم]

☆ نبی کریم ﷺ کی چہیتی بیوی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا، جس سے آپ ﷺ کو بہت غم پہنچا حتیٰ کے طائف کے غم بھی بھول گئے اور آپ ﷺ ام المومنین سے پوچھتے رہے کہ کیا واقعی تو نے ایسا کیا ہے تو بتا دے؟ اللہ تجھے معاف کر دے گا۔ مومنوں کی ماں کے آنسوں مہینہ بھر رکے نہیں۔ اگر پیارے پیغمبر ﷺ غیب جانتے تو کیا اس طرح پریشان ہوتے؟ [بخاری و مسلم]

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ میں رسول اللہ ﷺ نے سفیر بنا کر بھیجا، دشمنان اسلام نے افواہ اڑا دی کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے تو امام المجاہدین ﷺ نے 1400 صحابہؓ سے موت کی بیعت لے لی کہ ہم عثمانؓ کا بدلہ لیں گے یا شہید ہو جائیں گے۔ اگر پیارے پیغمبر ﷺ غیب جانتے تھے تو یہ سب کیا تھا؟ [کتب سیرت، الرحیق المختوم]

☆ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے اور پاس چھوٹی چھوٹی بچیاں بدر کے جنگی کارنامے ترنم سے پڑھ رہی تھیں اور پیارے پیغمبر ﷺ کی تعریف اور بدر کے شہیدوں کے متعلق اشعار کہہ رہی تھیں۔ تو ایک بچی نے کہہ دیا کہ ہم میں ایسے نبی ﷺ ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے کپڑا پیچھے کیا اور فوراً روک دیا کہ ایسا نہ کہو، وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔ [صحیح بخاری]

☆ ایک دفعہ ایک یہودی عورت نے نبی ﷺ کی دعوت کی تو آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اس بد بخت نے زہر آلود کھانا پیش کر دیا نبی ﷺ اور آپ کے ساتھی کچھ کھانا کھا چکے تھے تو وحی سے اطلاع پر کھانا چھوڑ دیا یہودی عورت نے اقرار کر لیا نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی ذات کی حد تک تو کچھ نہ کہا لیکن آپ کے صحابہ شہید ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کے طور پر اس عورت کو قتل کروا دیا۔ اگر آپ ﷺ غیب جانتے ہوتے تو اپنے پیارے صحابیؓ کو یوں مرنے دیتے؟ نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ کو مدنظر رکھتے ہوئے خدارا اپنی حالت پر غور کرو۔

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.info

دعائے صحت: جماعت اہل حدیث ضلع اوکاڑہ کے معروف بزرگ حاجی محمد امین 40/GD رائے پور اوکاڑہ کچھ عرصہ سے گردہ کی مرض میں مبتلا اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں چند دن قبل ان کے گردے کا آپریشن ہوا ہے اور حافظ عبدالوہاب روپڑی، جناب سلمان روپڑی نے ہسپتال میں جا کر ان کی عیادت کی جماعتی احباب سے اپیل کی جاتی ہے کہ ان کی صحت کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین [ادارہ]

خطبہ جمعۃ المبارک

مورخہ 16 اپریل 2010ء بروز جمعۃ المبارک کو منڈی فیض آباد ضلع ننکانہ کی زیر تعمیر دینی درسگاہ جامعہ علی المرتضی المعروف امام بخاری یونیورسٹی میں جامع مسجد صدیق اکبر کا سنگ بنیاد فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم فیصل آباد اپنے دست مبارک سے رکھیں گے۔ جبکہ خطبہ جمعہ حضرت مولانا حافظ سیف اللہ فاروقی سابقہ حنفی بریلوی ارشاد فرمائیں گے۔ مہمان خصوصی پروفیسر محمود الحسن بزمی، جناب حافظ عبدالعلیم، خطاب حضرت حافظ نعیم الرحمٰن خطیب اعظم برطانیہ ارشاد فرمائیں گے۔ [الداعی الی الخیر: مولانا عبدالواحد، مولانا عبدالمجید، ناظم اعلیٰ جامعہ علی المرتضیٰ جڑانوالہ روڈ نزد موکڑ نہر منڈی فیض آباد 0300-8832357]

اللہ اکبر میرج سنٹر: ہمارے ہاں ہر قسم کے رشتے کروائے جاتے ہیں، سلفی حضرات فوری رابطہ کریں۔ [منجانب: محمد صدیق طاہر گلفشاں کالونی B بلاک مکان نمبر 350 فیصل آباد 0301-7336149]

ضروری اعلان: اگر کسی ادارے کو درس نظامی کے لیے ٹیچر یا کسی دینی ادارے کو کمپیوٹر آپریٹر یا کسی خطیب یا امام کی ضرورت ہو تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔ [0300-4335470]

دارالحدیث اوکاڑہ کے دو تبلیغی پروگرام: ادارہ کے شعبہ تبلیغ کے زیر اہتمام مورخہ 27 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ٹبہ ہزاراں والا کی جامع مسجد میں تبلیغی پروگرام زیر سرپرستی مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض پروفیسر عطاء الرحمٰن ظہر نے سرانجام دیے۔ تلاوت نظم کے بعد مولانا محمد یوسف فضیلت علم، مولانا حافظ سہیل احمد شان رسالت، حافظ عبدالحنان تصور فکر آخرت کے موضوع پر خطابات کیے۔ مورخہ 16 اپریل بروز منگل دوسرا تبلیغی پروگرام ڈیلیانوالہ کی جامع مسجد میں ہوا جس میں قاری محمد عبداللہ مدرس دارالحدیث، حافظ سہیل احمد، قاری محمد بلال خشیت الٰہی " لقد من اللہ علی المومنین " اطاعت رسول ﷺ کے عنوانات پر خطابات کیے۔ آخر میں مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث نے دعا کرائی [شعبہ نشر و اشاعت دارالحدیث]

دارالحدیث میں خطبہ جمعۃ المبارک: مورخہ 30 اپریل کا خطبہ جمعہ حضرت مولانا منظور احمد دارالحدیث اوکاڑہ میں ارشاد فرمائیں گے۔ شرکت کی پرزور اپیل ہے۔ [المعلن: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ساہیوال 044-2521460]

دعائے مغفرت: پچھلے ماہ راقم الحروف کی پھوپھی جان گاؤں رتی چنڈی کوٹ رادھا کشن میں تقریباً 100 سال کی عمر پا کر اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک سیرت، اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ حافظ یاسر نے پڑھائی۔ مرحومہ کے خاندان میں تقریباً 150 افراد حافظ قرآن جو کہ ان کے نواسے بھتیجے اور ان کی اولادیں بھی مسلک اہلحدیث کے داعی موجود ہیں۔ قارئین تنظیم اہلحدیث سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔ [دعا گو: حکیم حافظ قاری عبدالغفار سلفی بلوچ مدیر مدرسہ تعلیم القرآن محلہ نئی آبادی آرائیاں والا (حافظ دواخانہ شیخوپورہ]

ہم

فضیلۃ الشیخ حافظ ڈاکٹر نصر اللہ خان حفظہ اللہ

شیخ الحدیث مرکز ابن القاسم ملتان کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی طرف سے (P.H.D) ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے اجراء پر

☆ دلی مبارکباد ☆

پیش کرتے ہیں اور اس اعزاز کو پوری جماعت کے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ شیخ محترم کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

[قاری ہارون الرشید و متخرجین جامعہ ام القریٰ مکہ المکرمہ]

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث
لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 15
یکم جمادی الاول ☆ 1431ھ
16 اپریل ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7670968 / 7656730 فیکس: 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر : پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر : مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر : شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی
0301-4002662

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ آل عمران	7
دورہ صحیح مسلم پر ایک نظر	11
اخلاق حسنہ کے اثرات	15
تبصرہ کتاب	18
توحید کے منافی	19

زرتعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

مولانا عبداللطیف حلیم

بڑھتی ہوئی لوڈشیڈنگ اور عوام کا احتجاج

جمعہ کے روز ملک بھر میں شدید گرمی اور طویل لوڈشیڈنگ کے باعث عوام احتجاج کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ادھر ایوان بالا میں متحدہ اپوزیشن ملک کی طویل لوڈشیڈنگ کے خلاف شدید احتجاج کرنے کے بعد ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ واک آؤٹ سے قبل سینیٹر حاصل بزنجو نے کہا کہ روزانہ 20 گھنٹوں تک بجلی کی بندش سے زراعت کو شدید نقصان ہو رہا ہے، زمینداروں کے معاشی قتل کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ لاہور اور بعض دیگر علاقوں میں لوڈشیڈنگ کا دورانیہ 18 گھنٹے تک پہنچ گیا جس سے لوگوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بدترین لوڈشیڈنگ پر عوامی احتجاج کو غلط قرار دینا خاصا مشکل کام ہے۔

لاہور میں پہلی مرتبہ بڑے پیمانے پر تاجر صنعت کار برادری سمیت گھریلو صارفین بجلی اور مزدوروں نے احتجاج کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہ صورت حال یقیناً تشویش ناک ہے بڑھتی ہوئی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے عوام کا سراپا احتجاج بن جانا قدرتی عمل ہے حکومتی سطح پر ایک عرصے سے دعوے کیے جا رہے ہیں کہ جلد ہی بجلی کی قلت پر قابو پا لیا جائے گا۔ تاہم صورتحال یہ ہے کہ لوڈشیڈنگ کا مکمل خاتمہ تو دور کی بات اس میں کوئی واضح کمی تک محسوس نہیں کی گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لیے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا گیا۔

حکومت اٹھارہویں ترمیم پر تمام سیاسی جماعتوں کے اتفاق رائے اور اس کی قومی اسمبلی منظوری پر بہت خوش ہے، اس سے پہلے این ایف سی ایوارڈ کے فارمولے پر چاروں صوبوں کا اتفاق رائے ہونے پر بھی حکومت کی جانب سے ایسے ہی خوشی کا اظہار کیا گیا تھا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت ایسا ہی اتفاق رائے کسی بڑے آبی ذخیرے کی تعمیر پر بھی کرائے تاکہ نہ صرف آبپاشی کے لیے پانی اکٹھا کیا جاسکے بلکہ اس سے سستی بجلی بھی پیدا کی جاسکے۔ ماضی کے حکومتیں جن میں مطلق العنان فوجی حکمرانوں ضیاء الحق اور پرویز مشرف کی حکومتیں بھی شامل ہیں ملک کی پانی اور بجلی کی بڑھتی ہوئی ضروریات سے بخوبی آگاہ تھی۔ لیکن تمام تر اختیارات کے باوجود اس مسئلے کو حل کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔

حالات کا تقاضا ہے کہ جو کام ماضی کی حکومتیں نہیں کر سکیں وہ موجودہ حکومت کر دکھائے۔ یعنی این ایف سی ایوارڈ اور اٹھارہویں ترمیم کی طرح ملک میں ایک بڑے آبی ذخیرے کی تعمیر پر بھی اتفاق رائے حاصل کرے۔ تاکہ ان بحرانوں سے نجات حاصل کی جاسکے جن کو ختم کرنے کی اگر کوشش نہ کی گئی

تو ہماری معیشت کے تباہ ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو جائے گا۔ دوسرے یہ کہ بجلی کی پیداوار کی جو بھی صورتحال ہو اس پر عوام کو اعتماد میں لیا جائے اور پوری سچائی کے ساتھ یہ بھی واضح کیا جانا چاہیے کہ اس بحران پر کب تک قابو پایا جاسکتا ہے کیونکہ صارفین میں اشتعال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انہیں حقائق سے آگاہ نہیں رکھا جاتا اور لوڈ شیڈنگ کے اوقات میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ حکومت اگر بلاشیڈول لوڈ شیڈنگ کو بند کرانے میں کامیاب ہو جائے تو بھی عوام کا غصہ اور احتجاج کافی حد تک کم ہو سکتا ہے۔

امریکی تقلید کے نقصانات

ایک خبر کے مطابق مشیر خزانہ نے بتایا ہے کہ ”قوم پچاس ارب ڈالر سے زائد کی مقروض ہو چکی ہے“ البتہ خبر میں یہ بات واضح نہیں ہے کہ وہ پچاس ارب ڈالر کہاں خرچ ہوئے؟ کیونکہ جن کے نام پر یہ حاصل کیے گئے ہیں ان کی حالت نہیں بدلی، ان کے حصہ میں وہی غربت، مہنگائی، لوڈ شیڈنگ، خستہ حال ہسپتال اور تعلیمی ادارے، بے روزگاری، افراتفری، پبلک ٹرانسپورٹ کی بدحالی، ٹوٹی سڑکیں، پھوٹی قسمتیں وغیرہ وغیرہ۔

دہشت گردی کے خلاف جہاں جنگ پوری امت کے لیے وبال جان ہے وہاں ہمارے حکمرانوں نے اس کو کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے۔ ہر کوئی دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنے کے انعام میں اپنی اوقات کے مطابق ہاتھ پھیلا رہا ہے۔ صدر صاحب مہینے میں پچیس دن دوروں پر رہتے ہیں اور کچھ نقد لے کر کچھ وعدوں پر ٹرخ کر لوٹتے ہیں۔ مشیر خزانہ نے الگ کا سا اٹھار کھا ہے وزیر خارجہ اپنا کشکول لیے پھرتے ہیں، بھیک مانگتے مانگتے ہم پر کوئی زیادہ قرض نہیں چڑھا صرف پچاس ارب ڈالر کے مقروض ہوئے ہیں۔ امریکہ کی تقلید میں بھارتی سرحد سے افواج ہٹا کر مغربی حصے میں دہشت گردوں سے لڑنے کے لیے تعینات کردی ہے امریکی سنٹر کمانڈ کے سربراہ جنرل ڈیوڈ پیٹریاس نے کہا کہ پاکستان کو اب احساس ہو چکا ہے اس کی بقاء کو حقیقی خطرہ دہشت گردوں سے ہے۔

یہ انتہائی بدقسمتی کی بات کہ شیطانی اتحاد ثلاثہ بھارت، امریکہ اور اسرائیل کی گھناؤنی سازشوں کے تحت ہماری حکومتی اور عسکری قیادت کی توجہ اپنے مکار دشمن بھارت کے جنگی جنونی عزائم سے ہٹا کر اور اپنے افواج کو صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں میں اپنے ہی عوام کے مدمقابل لا کر ایک ایسے آپریشن میں مصروف کر دیا ہے کہ جو دہشت گردی کے تدارک کا واحد حل بھی نہیں۔ جس سے دونوں جانب اپنے ہی کلمہ گو بھائیوں کا خون بہہ رہا ہے اور لاکھوں شہری بے گھر ہو کر ملک کے لیے نئے مسائل کا باعث بھی بن رہے ہیں۔ مبینہ دہشت گردی کے خاتمہ کے جنگ درحقیقت امریکہ کی جنگ ہے جس میں کود کر ہمارے سابقہ اور موجودہ حکمرانوں کے ساتھ ملک کی سالمیت کے لیے بھی سخت خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ قبائلی علاقوں میں ڈرون حملے بھی امریکی تقلید اور امریکی محبت کی اندھی پیروی کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ جس میں دہشت گرد کم اور عوام زیادہ مرتی ہے۔

جیسا کہ امریکی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل ڈیوڈ پیٹریاس نے اعتراف کیا ہے کہ ڈرون حملوں میں بے گناہ افراد مارے جا رہے ہیں خود امریکی میڈیا کی رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور اتحادیوں کی طرف سے پاکستانی علاقوں میں ہونے والی بمباری سے 900افراد مارے گئے ان میں سے صرف چودہ افراد مطلوبہ تھے اس سے بڑا اسفا کانہ اور انسانیت سوز اقدام کیا ہو سکتا ہے کہ اکثر حملوں میں جاں بحق ہونے والوں میں ایک بھی مطلوب فرد شامل نہیں مرنے والے معصوم بچے اور خواتین اور بوڑھے تھے۔

ہمارے حکمران کیسے مزے کی نیند سو رہے ہیں وہ نہ کسی معصوم کے مرنے پر تڑپتے ہیں اور نہ ملک کی خودمختاری انہیں مجبور کرتی ہے کہ وہ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ڈرون حملے بند کرا سکیں۔ امریکہ پوری دنیا کا تھانے دار بننے کا خواہش مند ہے اپنی یہ خواہش پوری کرنے کے لیے دھڑا دھڑ اسلحہ بنا رہا ہے، بیچ رہا ہے اور استعمال کر رہا ہے جو اس کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو جائے اس کا مقابلہ تو کرے نہتے بے بس اور بھوکے ننگے لوگوں پر اسلحہ کا استعمال کہاں کی تھانیداری اور بہادری ہے۔

امریکی تقلید میں حکمران طبقہ جتنا بھی آگے بڑھ جائے وہ ہم سے خوش نہیں ہو سکتا۔ وہ ہم پر اعتراض در اعتراض کرتا رہے گا کبھی اسامہ کی وجہ سے افغانستان پر حملہ کیا، کبھی عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ وہاں سے ابھی تک محفوظ نہیں نکلا کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں پنگا لے لیا ہے اور ہمارے حکمرانوں کے ”وارے نیارے“ ہو گئے کہ جتنے مرتے ہیں ان کے بینک بیلنس اتنے ہی بھرتے ہیں تو جناب اصل میں امریکہ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ قرآن مجید نے اس حقیقت کو چودہ صدیاں پہلے ہی بیان کر دیا تھا۔ ولن ترضی عنک الیھود ولا النصاری حتی تتبع ملتھم ۔[البقرہ] ”یہود و نصاریٰ کبھی تم سے خوش نہیں ہو سکتے جب تک تم ان کے دین کے متبع نہ ہو جاؤ“ کاش! اے حکمرانان پاکستان! تم نے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا ہوتا۔

الاستفتاء

مفتی عبیداللہ خاں عفیف
صدر مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور
دارالافتاء مسجد امۃ العزیز، رحمت ٹاؤن، فیصل آباد

راجح مصلحت کے تحت مسجد کی جگہ تبدیل کی جا سکتی ہے۔

سوال ایک عدد قطعہ زمین تقریباً 27 کنال رقبہ پر مشتمل ہے اور وہ 42 نکلسن روڈ پر واقع ہے، یہ جگہ سید مراتب علی مرحوم کے وارثان نے شیخ محمد الطاف / محمد الیاس کو بیچ دی ہے۔ جس وقت یہ جگہ بیچی گئی اس رقبہ کے اندر 1/1/2 مرلہ میں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جہاں پانچ وقت نماز باجماعت ہوتی ہے۔ حالات / دلائل / شہادت کی موجودگی میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جگہ یعنی مسجد صرف نماز کے لیے وقف نہیں کی گئی۔ مندرجہ ذیل حالات / دلائل / شہادتیں اس طرح ہیں:

ا۔ جس وقت یہ جگہ بیچی گئی تو اس وقت اس کے بیچنے والے جو کہ سید مراتب علی مرحوم کے وارثان ہیں اور تمام کے تمام تقریباً اہل تشیع ہیں۔ ان تمام لوگوں نے پوری زمین کی قیمت بمعہ مسجد / نماز پڑھنے والی جگہ کے وصول کی اور یہ ہرگز نہ کہا گیا اور نہ ہی رجسٹری میں لکھا گیا کہ یہ جگہ مسجد کے لیے ہے اور آپ اس کو کسی اور مقصد میں استعمال کر سکتے ہیں۔

۲۔ یہ شہادت بھی موجود ہے جو کہ اس مسجد کی جگہ کے موجودہ امام صاحب جن کا نام شفیق احمد ہے، جناب شفیق احمد کی زبانی یہ ہے کہ وہ بتاتے ہیں کہ اس مسجد کے سابقہ امام مولانا یاسین صاحب جو کہ شفیق احمد کے استاد بھی ہیں اور ان کے انتقال کے بعد شفیق صاحب یہاں امام بنے ہیں۔ مولانا یاسین صاحب، شفیق صاحب کو بتایا کرتے تھے کہ سید مراتب علی اپنی زندگی میں مسجد والی جگہ پر آئے تھے اور ان کو کہا تھا کہ آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر اس کی ایک منزل اور بنادی ہے اور اب مجھے اس کو توڑنے کے لیے بلڈوزر لانا پڑے گا۔

۳۔ شیخ الطاف مرحوم کے صاحبزادے گوہر الٰہی کے بقول کہ ان کی مسجد ایک پرانے نمازی جن کا حلیہ یہ تھا کہ وہ خاصے ضعیف اور معذور سے لگتے تھے اور موٹی عینک لگاتے تھے، ان نمازی کے بقول یہ جگہ ایک خالی کوارٹر تھا اور اس کو اہل محلہ نے اور اس زمین کے کرائے داروں نے نماز کے لیے تعین کیا تھا لہٰذا اہل محلہ / کرائے داروں نے اور الطاف مرحوم نے جو اس وقت جگہ پر کرائے دار کی حیثیت سے رہ رہے تھے ان تمام لوگوں نے باہمی رضامندی سے اس جگہ کو باجماعت کے لیے تعین کیا تھا۔ ۴۔ اوپر دیے گئے تین پوائنٹ کی شہادت اور ایک اور شخص ندیم نے دی ہے جو کہ اس مسجد کے بالکل ساتھ ایک کوارٹر میں رہتا تھا، اس کے بقول وہ لوگ یہاں تقریباً 80-70 سال سے رہ رہے تھے، ندیم نے بتایا اس جگہ کو اہل محلہ نے باہمی رضامندی سے نماز کے لیے چنا تھا اور اہل محلہ کے چند لوگوں نے روپے اکٹھے کر کے اس کو نماز کے قابل کیا تھا۔

۵۔ موجودہ خریدار / شیخ الطاف مرحوم وغیرہ کے یہ بات بالکل واضح کی ہوئی ہے کہ وہ اس مسجد کو موجودہ جگہ پر نہیں رکھنا چاہتے بلکہ اسی 27 کنال کے رقبہ پر تھوڑا سا آگے 4 یا 5 مرلے کی مسجد تعمیر کرنا چاہتے تھے، لہٰذا اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مرحوم شیخ الطاف نے یہ جگہ خریدنے کے بعد اس کو ہرگز موجودہ جگہ پر وقف نہیں کیا تھا۔ اب موجودہ مالک شیخ الطاف مرحوم کے وارثان اور الیاس جس جگہ پر ایک کمرشل سکیم بنا رہے ہیں اور نئے نقشے کے مطابق اس مسجد / نماز والی جگہ پر کچھ حصہ روڈ کا اور کچھ حصہ پلاٹ کا آرہا ہے۔ لہٰذا وہ اس جگہ کو گرا کر مسجد اسی زمین پر تھوڑا سا آگے 4 یا 5 مرلے کی تعمیر کرنا چاہ رہے ہیں اور اس کو باقاعدہ یعنی نئی جگہ کو مسجد کے لیے وقف کریں گے۔ اس نئی مسجد میں تقریباً 250 نمازیوں کی گنجائش موجود ہوگی۔ جبکہ پرانی نماز والی جگہ میں بڑی مشکل سے 25 سے 30 نمازی آتے ہیں۔ اوپر بیان کیے گئے حالات / شہادتیں / دلائل کی روشنی میں گذارش ہے کہ فتویٰ صادر فرمائیں۔ ہم نئی مسجد تھوڑا سا آگے بنانا چاہتے ہیں اور اس کی جگہ کوئی سکیم کے مطابق شہید / توڑ سکتے ہیں؟

سائل: شیخ آفتاب الطاف ولد شیخ محمد الطاف مرحوم

الجواب بعون اللہ الملک الوہاب ومنہ الصدق والصواب:۔

بشرط صحت سوال یعنی اگر واقعی صورت حال وہی ہے جو اس طویل سوالنامہ میں مرقوم ہے تو واضح رہے کہ عرصہ دراز سے اس 1/1/2 مرلہ پر مشتمل مسجد میں اذان اور نماز پنجگانہ باجماعت پڑھی جارہی ہے تو بلاشبہ یہ اصطلاحی مسجد ہے اور مسجد وقف عام کی قسم ہے اور وقف عقد لازم ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی شرعاً ناجائز ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں باب الشروط فی الوقف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں: "لا تباع ولا توھب ولا تورث" صحیح البخاری ج 1 ص

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں: "لا تباع ولا توهب ولا تورث" صحیح البخاری ج 1 ص 382] کہ وقف شدہ چیز کو نہ فروخت کیا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ اس میں قانون میراث چلتا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وقف میں کسی تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں اور مسجد بھی چونکہ وقف کی قسم ہے لہٰذا یہ بھی کسی تبدیلی کی متحمل نہیں۔ تاہم کسی راجح مصلحت اور نیک اور مفید غرض کے تحت تبدیلی کی گنجائش ہے جیسا کہ صحیح مسلم اور نیل الاوطار میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے: عن عائشة رضی الله عنها انها قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول لولا ان قومك حديث عهد بجاهلية اوقال بكفر لانفقت كنز الكعبة فی سبيل الله ولجعلت بابها بالارض ولادخلت فيها من الحجر [صحیح مسلم باب نقض الكعبة ونيل الاوطار باب مايصنع بفاضل مال الكعبة ج 6ص 31 صحيح مسلم ج 1 ص ٤٢٩ وفتاوی محمدیه ج 1 ص 315] ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ اگر تیری قوم نئی نئی مسلمان ہوئی نہ ہوتی تو کعبۃ اللہ میں مدفون خزانہ اللہ کی راہ (جہاد) میں صرف کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین کی سطح کے ہموار کر دیتا اور حطیم کو کعبہ کی عمارت میں شامل کر دیتا۔

بیت اللہ کے خزانہ سے مراد وہ مال ہے جو لوگ بیت اللہ کی خاطر نذر کرتے تھے جیسے لوگ مسجد نبوی ﷺ میں دیتے ہیں یہ خزانہ کعبہ میں یوں ہی مدفون پڑا ہے رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ کعبہ پر وقف خزانہ کعبہ کی ضرورت سے فاضل ہے تو آپ نے اسے کوئی سبیل اللہ خرچ کر دینا مناسب سمجھا۔ لیکن اہل مکہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اندیشہ تھا کہ کہیں بدظن نہ ہو جائیں اس لیے اس کو جوں کا توں چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس ارادے سے ثابت ہوا کہ کسی راجح مصلحت اور نیک مقصد کے پیش نظر وقف میں مناسب تبدیلی کی شرعاً گنجائش ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ رقمطراز ہیں: والمسجد اذا تخرب ماحوله فينتقل الی مكان آخر اويباع ويشتری بثمنه مايقوم مقامه. [فقه السنة ج ٣ ص ٣٨٦] جب کسی مسجد کا ماحول ویرانہ ہو جائے تو اس کو دوسری مناسب جگہ پر منتقل کر دینا شرعاً جائز ہے یا پھر اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے کچھ اور خرید کر لیا جائے، یعنی کسی دوسری ضرورت مند مسجد پر یہ رقم لگا دی جائے، یا پھر کسی مناسب جگہ پر دینی مدرسہ بنا دیا جائے۔

حضرت الشیخ مزید ارقام فرماتے ہیں: واحتج احمد بان عمر بن الخطاب رضی الله عنه نقل مسجد الكوفة القديم الی مكان آخر صار الاول سوقا للتمارين فهذا ابدال لعرصة المسجد واما ابدال بنائه ببناء آخر فان عمر وعثمان رضی الله عنهما بنيا مسجد النبی ﷺ علی غير بناء الاول. [فقه السنة ج ٣ ص ٣٨٦] امام احمد بن حنبلؒ نے مسجد کی جگہ کی تبدیلی کے جواز میں حضرت عمر فاروقؓ کے اس فیصلہ سے استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی قدیمی مسجد کو دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا اور پہلی مسجد کے قطعہ پر کھجور منڈی بن گئی حضرت عمر فاروق سے فیصلہ بھی ثابت ہوا کہ راجح مصلحت اور نیک اور مفید مقصد کے لیے مسجد کی جگہ تبدیل کر دینا جائز ہے اور نبوی میں توسیع کے لیے مسجد نبوی کی موجود عمارت کو تبدیل کر دیا تھا۔

كشف القناع عن متن الاقناع ج ٢ ص ٤٧١ میں ہے واحتج احمد بان ابن مسعود رضی الله عنه قد حول المسجد الجامع من التمارين ای بالكوفة. [فقه السنة ج ٣ ص ٣٨٥] کہ مسجد کی جگہ تبدیل کرنے کے جواز میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے درج ذیل فیصلہ سے دلیل پکڑی ہے کہ انہوں نے کوفہ کی جامع مسجد کو کھجور کے تاجروں کے لیے کھجور منڈی بنا دیا تھا اور مسجد کو دوسری جگہ لے گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ شارع عام تنگ ہو گیا تو انہوں نے مسجد کا کچھ حصہ راستہ میں ڈال دیا۔

فتاوی ابن تیمیہ ج ٣ ص ٢٨٨ اہلحدیث ج ١ ص 223]

مذکورہ احادیث صحیحہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمانؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ائمہ کے فقہی فتاوی اور اقوال سے ثابت ہوا کہ راجح مصلحت اور نیک اور مفید مقصد کے پیش نظر مسجد کی جگہ تبدیل کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں لہٰذا اس ڈیڑھ مرلہ میں موجود مسجد کو گرا کر اس کے عوض اسی ستائیس کنال کے قطعہ کے کسی حصہ میں کم از کم پانچ مرلہ کے رقبہ پر محیط مسجد کی تعمیر ازبس ضروری ہے۔ ورنہ سائل عند اللہ جوابدہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہ سکے گا ان بطش ربك لشديد " تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ یہ جواب بشرط صحت سوال اور متبادل مسجد کی تعمیر کے وعدہ پر ورطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ والله تعالیٰ اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب فی يوم الحساب.

☆..........☆..........☆

تفسیر سورۃ آل عمران

(قسط نمبر 23) حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القری مکہ مکرمہ)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰکِ وَطَهَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ (۴۲) يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِيْ وَارْکَعِيْ مَعَ الرّٰکِعِيْنَ (۴۳) ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَکْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا کُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ (۴۴)

''اور جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تجھے چن لیا اور تجھے پاک کر دیا اور تجھے تمام جہان کی عورتوں پر برگزیدہ کر دیا۔ اے مریم! اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کر، سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ ﷺ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ جب وہ مریم کی کفالت کے لیے قلمیں ڈال رہے تھے (قرعہ اندازی کر رہے تھے) اس وقت آپ ﷺ وہاں موجود نہ تھے اور نہ ہی اس وقت موجود تھے کہ جب وہ باہم جھگڑا کر رہے تھے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:

اصْطَفٰکِ :	برگزیدہ کر دیا تجھے۔
طَهَّرَکِ :	پاک کر دیا تجھے۔
اقْنُتِيْ :	تو فرمانبرداری کر۔
اَنْۢبَآءِ :	خبریں۔
لَدَيْهِمْ :	ان کے پاس۔
يَکْفُلُ :	(کون) کفالت کرے گا۔

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بہت ہی بوڑھے باپ اور بانجھ ماں سے خلاف فطرت پیدا فرما کر اپنا اظہار قدرت کیا۔ اسی طرح ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خلاف فطرت یعنی بغیر باپ کے پیدا فرما کر بھی اپنا اظہار قدرت کرتے ہوئے نصاریٰ کا عیسیٰ کے متعلق الوہیت کے دعوے کا رد بھی کیا ہے۔

التوضیح:

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰکِ وَطَهَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ. (۴۲)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو تاریخ انسانیت میں ایک عظیم امر کے لیے منتخب فرمایا لیکن وہ خود اس امر سے ناواقف تھیں، اسی لیے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں نے تیرا انتخاب کر کے تجھے برگزیدہ اور پاک بنا دیا ہے یہ جملہ بھی معنیٰ کے لحاظ سے بڑا جامع اور مفہوم کے لحاظ سے بڑا مفصل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ استعمال کر کے پیدائش حضرت عیسیٰ کے وقت حضرت مریم کی ذات پر اٹھنے والے تمام شکوک و شبہات کا بڑے احسن اور واضح انداز سے رد کرتے ہوئے حضرت مریم کی براءت بیان فرما کر ان کی عظمت اور توقیر بیان فرمائی ہے۔

حضرت مریم اور حدیث رسول ﷺ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ'' مریم بنت عمران (اپنے زمانے کی) تمام عورتوں سے بہتر تھیں اور حضرت خدیجہؓ (اپنے زمانے کی) تمام عورتوں سے بہتر تھیں۔ [صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قوله تعالیٰ واذقالت یمریم ج ۳ ص ۱۲۶۵ رقم الحدیث: ۳۲۴۹، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل خدیجه ج ۸ ص ۱۶۶ رقم الحدیث ۳۴۳۰''

طہارت کی اقسام:

طہارت کی دو اقسام ہیں:

1۔معنوی 2۔حسی

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو کثرت عبادت، زہد وتقویٰ کو اختیار کرنے اور تمام صفات ذمیمہ سے دور رہنے کی بناء پر چن لیا اور یہ طہارت معنوی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو حسی طہارت بھی عطا فرمائی تھی۔ حیض ونفاس کا نہ ہونا اور خلاف فطرت ان کے ہاں بیٹے کا پیدا ہونا وغیرہ۔[تفسیر المنیر ج 3ص 224]

قرآن مجید نے حضرت مریمؑ کی توقیر اور عظمت کو بڑے واضح انداز میں بیان کرکے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ دین اسلام اور صاحب اسلام ہی حق پر ہیں۔اور قرآن مجید پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور حق کو ہی بیان کرنے والا ہے۔حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے متعلق سچ اور حق پر مبنی باتیں صاحب نبوت کا بیان کرنا ہی ان کی صداقت پر بین اور واضح دلیل ہے۔

وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت مریمؑ کے پاک دامن اور پاکیزہ ہونے کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خواتین عالم سے بہتر قرار دیا ہے۔رسول اللہﷺ کا فرمان ہے: حَسْبُكَ مِنْ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ

مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسية امراة فرعون. جذبہ قربانی اور صبر واستقامت کا سبق حاصل کرنے کے لیے تمام جہانوں کی عورتیں میں تمہارے لیے مریم بنت عمران، خدیجہؓ بنت خویلدؓ فاطمہؓ بنت محمدﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں۔[جامع الترمذی فی ابواب المناقب باب فضل خديجة جزء 10ص 313رقم الحديث:3891]

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ o

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو برگزیدہ بناتے ہوئے عاجزی، سجدہ اور رکوع کرنے کا حکم دیا ہے۔

قنوت:

اس اطاعت اور فرمانبرداری کو کہا جاتا ہے جو عاجزی اور حضور قلب کے ساتھ ہو۔بعض مفسرین نے قنوت سے مراد لمبا قیام لیا ہے جیسا کہ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں: کہ حضرت مریمؑ اتنا لمبا قیام کرتیں کہ

"حَتّٰى وَرِمَتْ قَدَمَاهَا وَسَالَتْ دَمًا وَقَيْحًا"

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مریمؑ کو قنوت (لمبا قیام) کا حکم دیا کہ وہ نماز میں اتنا لمبا قیام کرتیں کہ ان کے پاؤں پر ورم ہوجاتا اور زرد رنگ کا پانی ان سے بہہ پڑتا۔[ایسر التفاسیر ج 1ص 315]

اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم بھی دیا جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ عورتیں بھی باجماعت نماز پنجگانہ ادا کرسکتی ہیں۔عورتوں کے لیے اس کی اجازت ہے لیکن وہ اپنے سربراہ سے اجازت لینے کی پابند ہوں۔

عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا اور حدیث رسولﷺ:

نماز اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت ہے کہ جسے قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے نماز کا باجماعت ادا کریں تو یہی عبادت اجر وثواب کے لحاظ سے ستائیس گناہ بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ رسول اللہﷺ نے ان کے گھروں کو جلانے کا بھی ارادہ کیا جو مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے نہیں آتے مسجد میں مردوں کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ میں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری بیویاں (باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے) مسجد میں آنے کی اجازت طلب کریں تو انہیں مسجد میں جانے سے منع نہ کرو۔

[بخاری كتاب الصلاة باب خروج والنساء الى المساجدجز نمبر ٤ ج ٢ ص ١٣٤ رقم الحديث : ٤٤٢]

عورت کی افضل نماز:

عورت کو اپنے سربراہ کی اجازت کے ساتھ اگرچہ اسلام نے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس کے اپنے گھر میں چھپ کر نماز پڑھنے کو شریعت مطہرہ نے بہتر اور افضل قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

"لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ"

تم عورتوں کو مسجد میں (باجماعت نماز ادا کرنے سے) منع نہ کرو ان کے گھر بہرحال ان کے لیے بہتر ہیں۔[ابوداود كتاب الصلاة باب ماجاء فی خروج النساء الى المساجد ص 105 رقم الحديث : 567، صحيح الترغيب والترهيب كتاب الصلوة باب ترغيب النساء فی الصلاة فی بیوتهن ج 1ص 259رقم الحديث:343]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صلاۃ المرأۃ فی بیتہا افضل من صلاتہا فی حجرتہا وصلاتہا فی مخدعہا افضل من صلاتہا فی بیتہا

عورت کمرے میں نماز ادا کرنا صحن میں ادا کرنے سے بہتر ہے اور اس کا گھر کے پوشیدہ کمرے (تمام افراد سے چھپ کر گھر کے آخری کمرہ) میں نماز ادا کرنا عام کمرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

[ابن خزیمہ کتاب الصلاۃ باب اختیار صلاۃ المراۃ ج 2ص 815رقم الحدیث: 1690، الترغیب والترہیب کتاب الصلاۃ باب ترغیب النساء فی الصلاۃ فی بیوتہن ج 1ص 260 رقم الحدیث:345]

نماز اور خواتین کی صف بندی:

اگر مرد اور خواتین اکٹھے ہوں تو پہلے مردوں کی صف پھر بچوں کی صف اور آخر میں عورتیں صف بندی کریں گی۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے: صَلَّیْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ وَاُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا. میں نے اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی (اس حال میں کہ) ہم نبی ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے اور میری والدہ ہمارے پیچھے نماز پڑھ رہی تھی۔

[صحیح بخاری کتاب الجماعۃ و الامامۃ باب المرأۃ وحدھا تکون صفا جلد۱ ص ۲۵۵ رقم الحدیث: ۶۹۴]

مردوں کی صف بندی:

نماز کے لیے صف بندی کرتے وقت اہل علم اور کبیر (بزرگ) کو پہلی صف اور بچوں کو آخری صف میں کھڑا ہونا چاہیے۔

ابو مسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ. چاہیے کہ تم میں سے صاحب عقل شعور اور اہل علم پہلی صف میں کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو حسب درجات ان کے موافق ہیں وہ کھڑے ہوں۔[صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف جلد۲ ص ۱۲۹ رقم الحدیث: ۴۳۲]

عورت کی امامت:

عورت عورتوں کی جماعت کرواسکتی ہے لیکن وہ صف کے درمیان میں عورتوں کیساتھ کھڑی ہوگی۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے: اَنَّ عَائِشَۃَ اَمَّتْھُنَّ وَقَامَتْ بَیْنَھُنَّ فِیْ صَلَاۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ. حضرت عائشہؓ نے سے عورتوں کی فرض نماز کی امامت کروائی اور وہ ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔[مصنف عبدالرزاق جلد ۳ ص ۱۴۱ باب المراۃ توم النساء رقم الحدیث: ۵۰۸۶ و مصنف ابی شیبہ کتاب الصلاۃ باب المراۃ توم النساء جلد۳ ص ۵۶۹ رقم الحدیث: ۴۹۹۰]

ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ

عقیدہ توحید کو اسلام نے بڑی اہمیت دی ہے۔ بلکہ اسلام کی بنیاد ہی عقیدہ توحید پر قائم ہے، اس کے بغیر انسان خالق اور مخلوق کے فرق سے بھی غافل ہو کر اپنے مقام کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔

علم غیب کا تعلق بھی عقیدہ توحید سے ہے کہ غیبی امور صرف اللہ تعالیٰ کے علم ہی میں ہیں اور بسا اوقات بذریعہ وحی اپنے انبیاء کو اللہ تعالیٰ ان غیبی امور کے متعلق بعض خبروں پر مطلع فرما دیتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ، حضرت مریم، حضرت عیسیٰ، حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کے حالات رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی بتلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمام خبریں غیب کی ہیں کہ جب یہ واقعات رونما ہوئے، آپ وہاں موجود نہ تھے۔ اگر آپ وہاں موجود ہوتے تو آپ ان حالات وواقعات سے باخبر ہوتے۔

آپ کا وہاں موجود نہ ہونے کے باوجود بذریعہ وحی اطلاع پا کر بنی اسرائیل کو ان کے اکابر کے واقعات کی خبر دینا آپ کی نبوت ورسالت پر واضح اور بین دلیل تھی کیونکہ بنی اسرائیل ان واقعات سے مطلع تھے۔

اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَیُّھُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ٥

حضرت مریم اللہ تعالیٰ کی بہت برگزیدہ تھی، اس لیے ہر شخص اس کی پرورش کرنے کو اپنے لیے اعزاز سمجھتا تھا اور یہی بات ان کے باہم تنازع کا سبب بنی۔ پھر اس جھگڑے کا فیصلہ انہوں نے بذریعہ قرعہ اندازی اس طرح کیا کہ ہر امیدوار اپنی اس قلم پر کہ جو کتابت توراۃ کے لیے استعمال کی جاتی تھی پر اپنا نام لکھ کر پانی میں پھینکے جس کی قلم ٹھہر جائے وہ اس اعزاز کا حقدار ہوگا۔

تمام قلمیں پانی کے بہاؤ کی طرف گئیں اور حضرت زکریا کی قلم چڑھتے پانی کی طرف جانا شروع ہوگئی۔ اس طرح حضرت زکریا اس اعزاز کے حقدار ٹھہرے۔

اسلام اور قرعہ اندازی:

جب کسی کام کے متعلق کوئی شرعی واضح دلیل موجود نہ ہو اور وہ کام شرعاً جائز ہو تو اس کا فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی کیا جا سکتا ہے لیکن جہاں واضح نص موجود ہوں وہاں ایسا طریقہ ہرگز اپنایا نہیں جا سکتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا لَا سْتَهَمُوْا۔

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان (دینے) اور پہلی صف میں (کھڑے ہونے کا) کتنا (ثواب) ہے اور اگر وہ اس (ثواب) کو بغیر قرعہ اندازی کے حاصل نہ کر سکیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔

[صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب الاستھام فی الاذان جلد1 ص ۲۲۲ رقم الحدیث: ۵۹۰]

حدیث عائشہ سے مروی ہے کہ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ اَقْرَعَ بَیْنَ اَزْوَاجِهٖ فَاَیَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس زوجہ محترمہ کا نام قرعہ اندازی میں نکل آتا اس بیوی کے ساتھ آپ سفر کرتے۔[صحیح بخاری کتاب التفسیر ابواب التفسیر سورۃ النور جلد ٤ ص ١٧٧٤ رقم الحدیث: ٤٤٧٣]

آیات مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو چن کر اپنے برگزیدہ عبادت گزاروں میں شامل فرمایا۔

۲۔ حضرت مریم عفت وعصمت کا مجسمہ اور ہر قسم کی طہارت سے متصف تھیں

۳۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو اس دور کی خواتین پر فضیلت عطا فرمائی۔

۴۔ حضرت مریم پابند نماز اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری بجالانے والی پاک دامنہ خاتون تھیں۔

۵۔ عورت مسجد میں باجماعت نماز ادا کر سکتی ہے۔

۶۔ عورت کی افضل نماز اس کے گھر کے آخری کمرہ میں ہے۔

۷۔ عورت صرف خواتین ہی کی امامت کروا سکتی ہے۔

۸۔ خواتین کی امامت کرواتے وقت خاتون امام پہلی صف کے درمیان کھڑی ہوگی۔

۹۔ علم غیب کا تعلق بھی عقیدہ توحید سے ہے اور غیبی امور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہیں۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور سابقہ برگزیدہ بندوں کے حالات بذریعہ وحی رسول اللہ ﷺ کو بتائے۔

۱۱۔ وحی الٰہی سے قبل رسول اللہ ﷺ ان حالات وواقعات سے بے خبر اور ناواقف تھے۔

۱۲۔ شرعاً جائز امور کا فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی کیا جا سکتا ہے جبکہ اور کوئی دوسری صورت نہ ہو۔ جیسا کہ

(۱) اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑا ہونے والے اگر زیادہ ہوں تو قرعہ اندازی کر کے اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲) رسول اللہ ﷺ بوقت روانگی سفر اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے، جس کا نام نکل آتا اسے ساتھ لے جاتے۔

☆............☆............☆

حاجی اللہ دتہ کی اہلیہ کا سانحہ ارتحال

جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی دکھ اور حزن وملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ جماعت اہلحدیث کے بزرگ رہنما حاجی اللہ دتہ آف ملک پور کی اہلیہ مورخہ 4 اپریل کی صبح داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ انتہائی نیک سیرت، خوش اخلاق، پابند صوم وصلاۃ اور دینی مدارس کے طلباء اور علماء سے شفقت کرنے والی خاتون تھی۔ ان کی نماز جنازہ مفسر قرآن روپڑی خاندان کے چشم وچراغ جانشین حافظ عبدالقادر روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی نے بڑے رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔ جنازہ میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور سے بھی اساتذہ کرام کے ایک وفد نے جنازہ میں شرکت کی اور مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعا فرمائی اور حاجی صاحب سے اظہار تعزیت کیا۔ وفد میں مولانا محمد علی سلفی عابد سلمان روپڑی، حافظ امتیاز، شہادت طور ودیگر شامل تھے۔

قارئین سے اپیل ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعائے خیر فرمائیں

[ادارہ]

☆............☆............☆

طاہر القادری کے دورہ صحیح مسلم پر ایک نظر

عثمان داؤد سیالکوٹی ...... تلمیذ شیخ الحدیث مولانا یحییٰ گوندلویؒ قسط نمبر 2

موضوع روایت کے لیے تاویل:

جب قادری صاحب نے یہ موضوع روایت کو خارج از حدیث قرار دے دیا تو ان کو اندیشہ گزرا کہ ان کی ساری شہرت تو موضوع ہے اور اوڑھنا بچھونا ہی جھوٹ ہے تو انہوں نے اپنی فطرت شنیعہ کے زیر سایہ اس میں تاویل کرنا ضروری سمجھی۔ لہٰذا فرماتے ہیں:

موضوع قرار دینے کے لیے صرف کذب کا ثبوت ہی کافی نہیں کہ کبھی اس نے جھوٹ بولا یا کبھی کبھی جھوٹ بولنا ثابت ہو جائے اس سے بھی اس راوی کی وجہ سے حدیث موضوع نہیں بنتی۔ حدیث موضوع اس وقت بنے گی جب وہ راوی حدیث کے باب میں علی الاطلاق جھوٹ بولنے والا ہو، اتنی تحقیق سے ثابت ہو اس لیے ائمہ فن نے لفظ کاذب نہیں بلکہ کذاب کہا ہے کاذب وہ جس نے ایک دو مرتبہ جھوٹ بول دیا کبھی کبھی جھوٹ بولنا ثابت ہو گیا ہو، مگر کذاب وہ ہے جس نے 24 گھنٹے ہی جھوٹ بولنا ہے اور حدیث میں بھی کثرت سے جھوٹ بولنے کو عیب نہیں سمجھتا۔

(مثل قادری) [مجلہ منہاج شمارہ ستمبر 2008ء ص 34]

اولاً:

رب کعبہ کی قسم ہے آج کے دور میں قادری سے بڑا کوئی دجال ہمیں نظر نہیں آتا جس نے اس مذکورہ عبارت سے دین حنیف جس کی مثال ونظیر پوری دنیا میں نظر نہیں آتی اس کے جمع کردہ ذخیرہ کو یک لخت میں جلا کر راکھ کرنے کی کوشش کی ہے۔

ثانیاً:

قادری صاحب نے بزعم خویش یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے 12 سو سال کا علم اصول حدیث پڑھ رکھا ہے تو ذرا ہمیں بھی کوئی ایسا لفظ دکھا دیں کہ جس میں کسی کے بارے میں لکھا ہو کہ وہ کبھی کبھی جھوٹ بولتا تھا لہٰذا اس کی آدھی حدیثوں کو تسلیم کر لو اور آدھی کو چھوڑ دو ہاں کتب میں یہ ضرور لکھا ہو گا کہ یہ راوی کبھی کبھی تدلیس کرتا ہے یا کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتا ہے یا کسی وقت کے دور میں وہ اختلاط کا شکار ہو گیا۔

لیکن کبھی کبھی جھوٹا اور کبھی کبھی سچا یہ کون سا راوی ہے؟ اس نکتہ سے قادری صاحب وضاعین وکذابین کے لیے باب کذب واہ کر رہے ہیں کہ بھئی تمہارا جب دل چاہے اپنے جھوٹ کو یہ کہہ کر سچ کر لینا کہ ہم نے اس مرتبہ جھوٹ نہیں بولا۔ "فلعنة الله على الكاذبين" امام قرطبیؒ اس پر تبصرہ کرتے ہیں "فترك العلماء حديثه لذلك، ولغيره من موضوعاته فلا يكتب العلماء حديثه بحال" پس علماء نے اس کی اس حدیث کو (جھوٹ) کی وجہ سے چھوڑ دیا اور اس کے دیگر موضوعات کو بھی اور علماء نے اس کی حدیث کو کسی بھی حال میں نہیں لکھا (جب یہ سچا بھی ہو) [الجامع الاحکام القرآن للقرطبیؒ مقدمہ جلد 1 ص 91]

ثالثاً:

طاہر القادری صاحب وہ راوی ہیں جس کو پاکستان کی عدالتوں نے جھوٹا قرار دیا ہے لہٰذا اس پر دین کی کیا دنیا کی باتوں پر بھی یقین نہیں کرنا چاہیے۔

طاہر القادری اور اصول حدیث:

طاہر القادری نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے 12 سو سال پر محیط اصول حدیث کا بغور مطالعہ کیا ہے اگر چند منٹ کے لیے قادری کے اس جھوٹ کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ قادری نے یہ مطالعہ اس لیے نہیں کیا کہ اس سے صراط مستقیم پر چلا جائے بلکہ اپنی مرضی کے مطالبات پورے کرنے کے لیے کیا گیا ہے اور پھر قادری صاحب نے کونسا اصولوں اور ضابطوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر کتب تحریر کیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قادری اصولوں میں ڈنڈی مار گیا ہے یا پھر اسنے 12 سو سال والا عظیم جھوٹ بک دیا ہے۔

1۔ محدثین کے نزدیک بالاتفاق اصول ہے کہ موضوع روایت چاہے احکام سے تعلق رکھتی ہو یا فضائل سے اس سے حجت پکڑنا درست نہیں لیکن قادری کی کتب میں کثرت سے موضوع روایات موجود ہیں ہم یہاں پر صرف ایک موضوع روایت بطور حجت پیش کرتے ہیں، طاہر القادری کے

نزدیک ان کی کتاب "منہاج السوی" ایسی کتاب ہے جو کہ مصر اور شام کی یونیورسٹیوں میں داخل نصاب ہو چکی ہے لیکن اس کتاب کی 10 نمبر روایت حقیقت ایمان کے بارے میں ہے اس روایت کا مرکزی راوی عبدالسلام بن ابی صالح ابوصلت ھروی ہے جس کے بارے میں امام عقیلیؒ فرماتے ہیں: کذاب، یہ جھوٹا ہے۔ تقریب التہذیب ج 1 ص 600 امام ابوحاتم نے فرمایا کذاب ہے (تہذیب التہذیب) اور اسی روایت کا دوسرا علی بن موسیٰ رضا ہے جو اپنے باپ سے عجائبات روایات کیا کرتا تھا لیکن قادری نے اس روایت کو بغیر کسی تصریح کے بطور صحت اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

2۔ ضعیف حدیث احکام میں بطور صحت نہیں لی جا سکتی لیکن قادری اس مسئلہ اصول کے بھی الٹ ہی چلے ہیں انہوں نے احکام کثرت سے ضعیف احادیث کو اپنا مستدل بنایا ہے۔ مثلاً نماز میں عدم رفع الیدین کے باب میں قادری صاحب دارقطنی کے حوالے سے ایک روایت لے کر آئے ہیں۔ [منہاج السوی رقم 24] لیکن اس روایت کا مرکزی راوی محمد بن جابر ہے اور اس کے بارے میں امام دارقطنی خود فرماتے ہیں "کان ضعیفا" یہ راوی ضعیف ناقابل حجت ہے۔ [سنن دارقطنی ج 1 ص 295]

قادری صاحب نے امام دارقطنی کا تبصرہ کرتے ہی بیچ میں سے گول کر دیا۔

3۔ ضعیف حدیث کو بیان کرتے وقت نبی اکرم ﷺ کی جانب نسبت سے پرہیز کیا جائے اور اس طرح اس کے ضعیف کو بھی سامعین و قارئین کے سامنے آشکارا کیا جائے یہ محدثین اور ماہرین سے جا بجا اصول منقول ہے لیکن قادری صاحب کی کتب میں اصول کی دھجیاں بکھرتی نظر آتی ہیں اول تو قادری نے ضعیف کیا موضوع روایات کی نسبت بھی نبی اکرم ﷺ کی جانب کر دی ہے۔ دوم قادری صاحب نے ضعیف حدیث کے ضعف کو کہیں بھی ظاہر نہیں کیا ہے بلکہ جہاں کہیں بھی محدثین نے ضعیف کی ضعف کی تصریح کی ہے قادری صاحب نے اپنی کتاب میں نقل کرتے ہوئے اس تصریح کو بھی ہضم کر گئے سچ کہا امام مسلمؒ نے: محدثین نے خود پر راویوں کے عیوب ظاہر کرنے کو لازم کر رکھا ہے اس لیے اس میں بہت سا خطرہ ہے کیونکہ دین کے بارہ میں جو خبریں ہیں وہ حلال، حرام، امر، نہی اور ترغیب و ترہیب کو بیان کرتی ہیں، ایسا راوی جو صدق و امانت کا خوگر نہیں لوگوں پر عیب ظاہر نہ کرنے والا شخص مسلمان عوام کو دھوکہ دیتا ہے۔

[صحیح مسلم مقدمہ] اور قادری اب بھی یہی کام سرانجام دے رہے ہیں۔

کیا ضعیف روایات پر عمل کیا جا سکتا ہے؟

ضعیف روایت پر عمل کرنے کے بارے میں علماء کرام میں اختلاف چلا آرہا ہے، چند علماء کرام کا موقف یہ ہے کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب کے باب میں بیان کیا جا سکتا ہے علماء کے اس اختلاف میں ہم استاد محترم ابوانس گوندلویؒ کی تصریح کو پیش کرتے ہیں چنانچہ استاد محترم فرماتے ہیں: موضوع روایت پر عمل تمام محدثین کے نزدیک حرام ہے البتہ ضعیف روایات پر عمل میں معمولی سا اختلاف ہے اکثر محدثین کا یہی خیال ہے کہ ضعیف روایات بھی قابل عمل نہیں ہیں البتہ بعض ائمہ نے صرف ترغیب و ترہیب اور فضائل اعمال میں عمل کو جائز قرار دیا ہے۔

مگر یہ رائے درست نہیں ہے کیونکہ حدیث خواہ کسی بھی سے تعلق رکھتی ہو وہ دین ہے اس لیے کہ وہ فرمودہ رسول ﷺ ہے اور وہ بھی "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" میں شامل ہے اور اس آیت کریمہ کی روشنی میں احکام و فضائل میں تفریق نہیں ہے بلکہ تمام کا ایک جیسا ہی درجہ ہے لہٰذا جتنا ثبوت احکام الٰہی کے لیے درکار ہے اتنا ہی ثبوت فضائل کے لیے بھی چاہیے۔ محدثین کرام ائمہ عظام ہر قسم کی حدیث کو سمجھتے تھے جیسا کہ امام ابن سیرین فرماتے تھے: "ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم [مسلم ص 11]

یہ حدیث کا علم دین ہے پس تم دیکھو تم نے دین کہاں سے اخذ کیا ہے (ضعیف اور موضوع روایات ص 65 از استاذنا گوندلویؒ)

پھر فرماتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ ائمہ نقاد بلاتفریق فضائل و دیگر معاملات میں ضعیف روایت کو قابل عمل نہیں سمجھتے تھے جن میں امام یحییٰ بن معین امام بخاریؒ امام مسلمؒ امام ابن حزم اور احمد شاکر مصری رحمہم اللہ اجمعین ہیں (الباعث الحثیث) ضعیف اور موضوع روایات مقدمہ ص 66]

کچھ اس طرح کا تبصرہ نواب صدیق حسنؒ نے کیا ہے:

وقد اخطاء من قال انہ یجوز التساھل فی الاحادیث الواردۃ فی فضائل الاعمال وذلک لأن الاحکام الشرعیۃ متساویۃ الاقدام لافرق بین واجبھا ومحرمھا ومسنونھا ومکروھھا ومندوبھا فلا یحل اثبات شیء منھا الا بمالقوم بہ الحجۃ والافھو من التقول علی اللہ بمالم یقل.

اور جس شخص نے کہا کہ فضائل اعمال میں وارد ہونے والی احادیث (کی اسناد) میں تساہل جائز ہے وہ غلطی پر ہے اس لیے کہ احکام

شرعیہ ایک جیسے ہیں (حجت کے اعتبار سے) ان میں واجب حرام، مسنون مکروہ اور مندوب ہونے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے پس ان (احکام) میں سے کسی چیز کا اثبات حلال نہیں ہوگا مگر اس چیز سے جس کے ساتھ دلیل قائم ہو سکے علاوہ ازیں وہ اللہ پر وہ بات کہنے والا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے نہیں کی۔ [فتح البیان فی مقاصد القرآن مقدمہ ص27 ج1]

حدیث ضعیف پر عمل کرنے کا نتیجہ:

ہم سطور بالا میں علامہ شاطبیؒ کے حوالے سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ بدعتی حضرات کی مستدل روایات ضعیف واہیات سے بھری پڑی ہیں اور یہ ضعیف حدیث پر عمل کرنے کا انجام ہے بلکہ ہمارے ہاں تو پہلے بدعت ایجاد کی جاتی ہے پھر اس کے لیے دلائل اکٹھے کیے جاتے ہیں جو کہ تاویلات رکیکہ اور ضعیف وموضوع روایات سے خالی نہیں ہوتے جیسا کہ قادری صاحب نے حال ہی میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے لکھ دی ہے اور دعویٰ یہ کیا ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے عید میلاد ثابت کریں گے۔ چنانچہ علامہ البانیؒ ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے انجام کو واضح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: حقیقت میں علماء کا ضعیف احادیث (پر عمل کرنے) میں تساہل برتنا لوگوں کو دین میں بدعات کرنے پر ابھارتا ہے اور یہ بدعات کے اسباب میں سے قوی سبب ہے پس بے شک بہت سی ایسی عبادات جو آج کل لوگوں میں متداول ہیں ان سب کا دارومدار احادیث واھیات بلکہ موضوعات پر ہے جیسا کہ 10 محرم کو اہل وعیال پر پیسہ خرچ کرنا اور شب برأت کو جاگنا اور دن کا روزہ رکھنا ان کے علاوہ اور بھی روایات ہیں، تم ان سب کو میری کتاب "سلسلہ احادیث ضعیفہ والموضوعۃ واثرھا السیء فی الامۃ" میں جا بجا پاؤ گے اور لوگوں کا ان احادیث پر ڈٹ جانا اسی مذعومہ قاعدہ کی وجہ سے ہے کہ کہا جاتا ہے فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔

[مقدمہ صحیح ترغیب وترہیب ص54 ج1]

کیا بنوامیہ احادیث بیان کرنے میں رکاوٹ تھے؟:

قادری صاحب نے شیعوں کی حمایت میں آکر محدثین پر ایک کتمان علم کا الزام لگایا ہے اور دوسرا بنوامیہ کے امراء پر بھی الزام لگانے سے باز نہ آئے کہ وہ احادیث کو بیان کرنے سے روکتے تھے۔

خصوصاً حضرت علیؓ کی روایت احادیث پر پابندی تھی قارئین کرام یہ قادری صاحب کا کالا جھوٹ ہے جبکہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنوامیہ نے احادیث کا پرچار کرنے میں بڑی کوششیں کی ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں احادیث کا ذخیرہ کتب کی شکل میں تیار کیا گیا لیکن اس نیم شیعہ کا کیا کیا جائے؟ جس نے امت کے درمیان اختلاف وتفرقہ ڈالنے کی قسم اٹھا رکھی ہے اسی لیے یہ دورہ صحیح بخاری ومسلم کروانے کے لیے انگریز کی پناہ تلاش کرتا ہے کیونکہ کوئی اسلامی ملک اس کو قادیانیوں کی طرح جگہ نہیں دیتا اور جہاں تک ہمارا اندازہ ہے یہ سب کچھ کیا بھی لندن والوں کے ایماء اور ان کے سایہ عاطفت میں جا رہا ہے۔

علامہ شیخ الاسلام قادری:

قادری صاحب فرماتے ہیں: ہمارے ہاں لفظ ''علامہ'' بہت زیادہ اور عام استعمال ہوتا ہے اور ہم ہر ایک کے لیے استعمال کرتے چلے جاتے ہیں عرب دنیا میں ''علامہ'' کا لفظ ہر ایک کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا 70/60 سال کی عمر میں کوئی شخص پہنچے اور اس کا علم وعمل اتھارٹی ہو تو اس کو علامہ کہا جاتا ہے۔ [مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر 2008ء ص4]

فروری 2009ء میں قادری صاحب نے اپنی 58ویں سالگرہ منائی ہے جس کا جشن دیگر مقامات کے ساتھ ساتھ نولکھا چرچ میں منایا گیا قطع نظر اس کے کہ سالگرہ منانا ہندوانہ طریق ہے ہم یہ کہیں گے کہ قادری کو بھی اپنے لیے علامہ اور شیخ الاسلام کہلوانے پر پابندی عائد کرنی چاہیے اور اس ضمن میں ہم یہ بھی کہیں گے کہ اگر قادری اس نظریہ کی پرچار کرتا کرتا 200 سال کی عمر بھی پالے تو وہ دشمن حق اور حامی بدعت وشرک جیسے القابات سے موسوم ہو سکتا ہے لیکن علامہ جیسے القاب اس سے بہت دور ہیں۔

قادری مستقل ضعیف:

قادری صاحب فرماتے ہیں:

کئی ایسی بیماریاں (ضعف) بھی ہیں جن کو مسلسل علاج کی مدد ملتی رہے تو آدمی ٹھیک رہتا ہے میں مسلسل عرصہ 25/24 سال سے دل کا مریض ہوں اور مسلسل ادویات استعمال کرتا ہوں لیکن اس کے باوجود 10،10 گھنٹے مسلسل لیکچر دیتا ہوں گویا اتنا ضعیف ہونے کے باوجود صحیح ہوں [مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر 2008ء ص39]

قادری صاحب نے سچ کہا ہے یقیناً وہ ضعیف نہیں بلکہ موضوع روایت کی طرح ہیں لیکن اپنی بیماری بتاتے ہوئے علم عدد سے لاعلمی کا شکار ہوئے ہیں وہ صرف دل کے بیمار نہیں بلکہ دماغ کے بھی ہیں بلکہ ہمارے اندازے کے مطابق وہ مجنون کی حالت تک پہنچ چکے ہیں۔

تفسیر سورۃ آل عمران

(قسط نمبر 23) حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ (۴۲) يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (۴۳) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ (۴۴)

”اور جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تجھے چن لیا اور تجھے پاک کردیا اور تجھے تمام جہان کی عورتوں پر برگزیدہ کردیا۔ اے مریم! اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کر، سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر، یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ ﷺ کی طرف وحی کررہے ہیں۔ جب وہ مریم کی کفالت کے لیے قلمیں ڈال رہے تھے (قرعہ اندازی کررہے تھے) اس وقت آپ ﷺ وہاں موجود نہ تھے اور نہ ہی اس وقت موجود تھے کہ جب وہ باہم جھگڑا کررہے تھے۔“

مشکل الفاظ کے معانی:

اصْطَفٰكِ : برگزیدہ کردیا تجھے۔

طَهَّرَكِ : پاک کردیا تجھے۔

اقْنُتِىْ : تو فرمانبرداری کر۔

اَنْۢبَآءِ : خبریں۔

لَدَيْهِمْ : ان کے پاس۔

يَكْفُلُ : (کون) کفالت کرے گا۔

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بہت ہی بوڑھے باپ اور بانجھ ماں سے خلاف فطرت پیدا فرما کر اپنا اظہار قدرت کیا۔ اسی طرح ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خلاف فطرت یعنی بغیر باپ کے پیدا فرما کر بھی اپنا اظہار قدرت کرتے ہوئے نصاریٰ کا عیسیٰؑ کے متعلق الوہیت کے دعوے کا رد بھی کیا ہے۔

التوضیح:

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ. (۴۲)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو تاریخ انسانیت میں ایک عظیم امر کے لیے منتخب فرمایا لیکن وہ خود اس امر سے ناواقف تھیں، اسی لیے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں نے تیرا انتخاب کرکے تجھے برگزیدہ اور پاک بنادیا ہے یہ جملہ بھی معنیٰ کے لحاظ سے بڑا جامع اور مفہوم کے لحاظ سے بڑا مفصل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ استعمال کرکے پیدائش حضرت عیسیٰؑ کے وقت حضرت مریمؑ کی ذات پر اٹھنے والے تمام شکوک و شبہات کا بڑے احسن اور واضح انداز سے رد کرتے ہوئے حضرت مریمؑ کی براءت بیان فرما کر ان کی عظمت اور توقیر بیان فرمائی ہے۔

حضرت مریمؑ اور حدیث رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ“ مریم بنت عمران (اپنے زمانے کی) تمام عورتوں سے بہتر تھیں اور حضرت خدیجہؓ (اپنے زمانے کی) تمام عورتوں سے بہتر تھیں۔ [صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب قوله تعالیٰ واذقالت یمریم ج ۳ ص ۱۲۶۵ رقم الحدیث: ۳۲۴۹، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل خدیجه ج ۸ ص ۱۶۶ رقم الحدیث ۳۴۳۰“

طہارت کی اقسام:

طہارت کی دو اقسام ہیں:

مسلم معاشرہ میں اخلاق حسنہ کے اثرات

خالد محمود صادق کنگن پوری .... معلم جامعہ اہلحدیث لاہور

اسلام کی یہ روز اول سے خوبی اور خصوصیت ہے کہ اسلام نے لوگوں کی مشکلات اور مصائب کو بروقت حل کیا ہے کسی معاشرے کے لیے کونسی چیز افضل اور اعلیٰ ہے وہ اسلام نے سب سے پہلے بتائی یہی وجہ ہے کہ اسلامی ریاست کے بنائے ہوئے قواعد اور اخلاقی قوانین آج پوری دنیا میں رائج ہیں۔

بحیثیت شریعت اسلام نے تمام ان خوبیوں کے اپنانے پر زور دیا ہے کہ جن کا ایک اچھے انسان میں پایا جانا از حد ضروری ہے۔ انہی خوبیوں وخصلتوں اور اوصاف حمیدہ میں سے ایک خوبی اور کوالٹی "اخلاق حسنہ" بھی ہے۔ انسان کی اصلی شکل ایک آئینہ بھی پیش نہیں کر سکتا جتنا کہ اس کا اخلاق۔ اسی لیے اسلام نے حسن اخلاق کو اپنانے کے لیے بیشتر پر مقامات پر زور دیا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے سیدنا ابوہریرہؓ اس حدیث کے راوی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

"اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا" [ابو داود الدارمی]

کامل ترین مومن وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔ ایمان کے کامل ہونے کے لیے جو نسخہ بتایا ہے وہ اخلاق حسنہ ہے اور اسی طرح مسند احمد اور امام مالکؒ نے اپنی موطا امام مالک میں (کتاب الجامع باب انه قد بلغه) حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ "ان رسول الله ﷺ قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق" بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھے اخلاق کی تعلیم مقاصد نبوت میں سے ہے۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی اچھے اخلاق کا درس دیتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی بھی آدمی کو برا اخلاق متاثر نہیں کرتا برے اخلاق کی وجہ سے لوگ ایسے آدمی کو نہیں ملتے وہ پریشان ہوتا ہے کہ لوگ میرے ساتھ ایسا سلوک کیوں کرتے ہیں؟ مگر اس کو نہیں معلوم کہ میرے اندر اخلاق حسنہ کی کمی ہے ویسے بھی نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ترین آدمی وہی لگتا ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

"عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ان من احبكم الى احسنكم اخلاقا" [بخاری]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے یعنی اچھے اخلاق والا آدمی نبی ﷺ کی نگاہ میں محبوب ترین ہے۔

ایک اور مقام پر آپ ﷺ سے سوال کیا گیا نیکی اور گناہ کے بارہ میں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "البر حسن الخلق والاثم ماحاق فی صدرك وكرهت ان يطلع عليه الناس". [مسلم]

"یہاں اچھے اخلاق کو نبی کریم ﷺ نے نیکی قرار دیا ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور لوگوں کے سامنے اس کو بیان کرنے میں مکروہ جانے۔" معلوم ہوا کہ برے اخلاق والا انسان دنیا کی نظروں میں بھی حقیر اور اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں رذیل ترین آدمی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں اخلاقیات کی بہت اہمیت ہے، اچھا اخلاق مسلم معاشرے کے استحکام کے لیے نہایت اہم ہے ان سے انسان کی شخصیت میں کشش جاذبیت پیدا ہوتی ہے جب کہ رذائل اخلاق (گندہ) اچھے بھلے آدمی کو قعر مذلت (ذلت کے گڑھے میں) اتار دیتا ہے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اخلاقی خوبیوں سے مالا مال ہوں اور برائی سے متنفر ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "ماشیء القل فی میزان المومن یوم القیامة من خلق حسن". [سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی حسن الخلق]

قیامت کے دن مومن کی میدان عمل سے سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہر کلمہ گو کے لیے کامل نمونہ ہے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: "انک لعلی خلق عظیم" (سورۃ القلم) بے شک آپ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر ہیں۔

آپ ﷺ کی زندگی انتہائی پاکیزہ تھی آپ کی اخلاقی خوبیوں کا اعتراف آپ کے دشمن بھی کرتے تھے اور آج بھی کرتے ہیں اسی لیے تو نبی ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہنچانے کے لیے بھیجا گیا ہے اور اسی طرح آپ ﷺ اپنی امت کے افراد کو ہمیشہ اچھے

اخلاق اپنانے کی تلقین کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا عبداللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی ہیں "ان من خیار کم احسنکم اخلاقا" [صحیح بخاری کتاب المناقب] تم میں سے سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے کچھ چیزیں ایسی بھی بتلائی ہیں جن سے آدمی خود بخود برے اخلاق میں شامل ہوتا ہے۔

"عن ابی ہریرۃ ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباداللہ اخوانا" [متفق علیہ]

برے گمان یعنی برا سوچنے سے بچو بدظنی بہت بڑی جھوٹی بات ہے کسی بھائی کی کن سوئیاں مت کرو (تحسس کا معنی ہے قوت حاسہ کسی کے حالات معلوم کرنا مقصد یہ کہ لوگوں کی باتیں چھپ چھپ کر سننا یا چور آنکھ سے دیکھنا) اور تم جاسوسی نہ کرو (لوگوں کے پوشیدہ حالات معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو) اور دھوکہ مت دو (مکروہ فریب سے کسی سے کوئی چیز مت حاصل کرو) اور حسد مت کرو ایک دوسرے سے کینہ اور بغض مت کرو ایک دوسرے کے پس پشت کسی کی غیبت مت کرو اور ایک دوسرے سے قطع کلامی نہ کرو کہ ملنا جلنا اور علیک سلیک چھوڑ دو۔

اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو گویا اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ، ہمدرد، غم خوار اور مددگار بن کر رہیں اور اخلاقی کمزوریوں سے اپنے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

پہلی بات:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے بدظنی سے روکا ہے کہ یہ سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔ بدگمانی سے نفرت اور عداوت جنم لیتی ہے جبکہ حسن ظن یعنی کہ اچھا گمان محبت پیدا کرتا ہے تمام اخلاقی کمزوریوں کی طرح بدظنی بھی ایک کمزوری ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے مثال کے طور پر اگر ایک مسلمان بھائی اعلانیہ صدقہ خیرات کرتا ہے تو بدگمانی کرتے ہوئے یہ سمجھنے کی بجائے کہ وہ ریاکاری اور نمائش کررہا ہے یہ کیوں نہ سمجھا جائے کہ وہ اس لیے اعلانیہ خرچ کرتا ہے تاکہ دوسروں کو اپنی مثال سے انفاق فی سبیل اللہ پر ابھارے۔ جیسا کہ "عن ابی ہریرۃ ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ حسن الظن من حسن العبادۃ" [مسند احمد، سنن ابی داود کتاب الادب]

ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا گمان کرنا بہترین عبادت میں سے ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں اچھے خیالات کی ترغیب دی گئی ہے کہ اپنے دلوں کو نفاق سے پاک کرو۔

دوسری بات:

اس حدیث میں وہ گناہ جس سے روکا گیا ہے وہ دوسروں کے عیبوں اور کمزوریوں کے پیچھے پڑنا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ" [صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا التوبۃ]

جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی یعنی کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

تیسری بات: یہ ہے کہ ایک دوسرے کے آگے بڑھنے کی بے جا ہوس نہ کرو یعنی دوسرے مسلمان بھائی کو نیچا دکھانے کے لیے درپے نہ رہو اگر کسی کو کہیں فائدہ پہنچ رہا ہو تو مداخلت کرکے فائدہ خود حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور اس کو اس سے محروم رکھنا کسی طور پر جائز نہیں۔

چوتھی بات:

یہ ہے کہ آپس میں حسد مت کرو حسد کرنا گویا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو نہ پسند کرنا ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال و دولت حسن و جمال عزت وعظمت دے رکھی ہے اس سے حسد کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی معیشت پر اعتراض اور ناپسندیدگی کا اظہار کرنا ہے۔ حسد ایسی چیز ہے جس کے بارہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا سیدنا ابوہریرہ ؓ اس حدیث کے راوی ہیں آپ نے فرمایا: "ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الخطب" [ابو داود] حسد کرنے سے بچو بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے سوکھی لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے اگر آدمی پھر بھی حسد کرے تو اس کی مرضی ہے۔ اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی کامیابیوں اور کامرانیوں پر خوش ہو نہ کہ اس کا برا منائے

پانچویں بات:

یہ ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بغض رکھنا ہے یہ عادت بھی کسی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے۔ بھائی تو بھائی کا خیر خواہ ہوتا ہے وہ بھائی کے لیے اپنے دل میں بغض کیوں رکھے گا؟ بغض اور عداوت سے نفرت جنم لیتی ہے مگر مسلمان تو "رحما بینھم" کی شان کے حامل ہیں ان کے اندر آپس کا بغض ہرگز قابل برداشت نہیں اگر کہیں ایسی صورتحال پیدا ہو جائے تو دوسرے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ مداخلت کرکے فریقین کے درمیان مصلحت کروا دیں۔

چھٹی بات:

یہ ہے کہ جس سے روکا گیا ہے وہ ہے غیبت کرنا۔ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی غیبت نہ کرے غیبت کی نبی کریم ﷺ نے تعریف یوں بیان فرمائی ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے سوال کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کسے کہتے ہیں تو صحابہؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ذکرک اخاک بما یکرہ"

تو اپنے بھائی کا اس انداز میں تذکرہ کرے کہ وہ تیرا اسے ناپسند کرے صحابہؓ نے سوال کیا اگر عیب ہو پھر بھی؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا اگر اس میں ہو تو پھر تذکرہ کر و اس کو غیبت کہتے ہیں اگر اس میں عیب موجود نہیں تو پھر وہ غیبت نہیں بلکہ تہمت ہوگی۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکر ھتموہ .[الحجرات] اور تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے ایک کوئی یہ چاہتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس وہ اس کو مکروہ سمجھتا ہے اسی طرح تم غیبت کو مکروہ مانو۔

اخلاق حسنہ کی عظیم مثال:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ابھی ایک جنتی شخص آنے والا ہے اتنے میں ایک انصاری صحابی اپنے بائیں ہاتھ میں جوتے اٹھائے تازہ وضوء کر کے آ رہے تھے داڑھی سے پانی ٹپک رہا تھا دوسرے دن بھی آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا اور وہی صحابی آیا اور تیسرے دن بھی آپ ﷺ نے پھر کہا تو دیکھا وہی انصاری صحابی آیا اس بار عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ دیکھتے جاتے رہے اور جب مجلس نبوی ﷺ ختم ہوئی اور یہ بزرگ وہاں سے اٹھ کر چلے تو حضرت عبداللہ اس کے پیچھے پیچھے ہو لیے اس انصاری صحابی سے کہنے لگے حضرت مجھ میں اور میرے والد میں کچھ تکرار ہو گیا ہے۔ جس پر میں قسم کھا بیٹھا ہوں کہ تین دن تک اپنے گھر نہیں جاؤں گا اگر مہربانی فرما کر اجازت دے دیں تو میں تین دن آپ کے ہاں گزار لوں انہوں نے کہا بہت اچھی بات ہے چنانچہ عبداللہ بن عمرو نے تین راتیں اس صحابی کے ہاں گزاری اس دوران آپ نے مشاہدہ کیا کہ وہ انصاری صحابی رات کو تہجد کی نماز لمبی بھی نہیں پڑتا بلکہ صرف اتنا کرتا تھا کہ رات کو جب آنکھ کھلتی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی بڑائی اپنے بستر پر لیٹے ہوئے کر لیتا تھا یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ اس میں ایک بات ضرور تھی میں نے اس کے منہ سے سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ سنا ہی نہیں۔

جب تین راتیں گزر گئیں تو مجھے اس کا عمل بہت ہی ہلکا سا معلوم ہونے لگا اب میں نے ان سے کہا کہ حضرت نہ تو میرے اور میرے والد میں کوئی ایسی بات ہوئی تھی اور نہ ہی میں نے ناراضگی کے باعث گھر چھوڑا تھا بلکہ واقعہ یہ ہوا کہ تین مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ایک جنتی آ رہا ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی آئے تو میں نے ارادہ کیا کہ آپ کی خدمت میں کچھ دن رہ کر دیکھوں تو سہی، کہ آپ کونسی عبادت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کی زبان مبارک سے جیتے جی آپ کے جنتی ہونے کی یقینی خبر ہم تک پہنچ گئی لیکن میں نے آپ کو نہ تو کوئی نیا عمل کرتے ہوئے دیکھا نہ عبادت۔ لیکن سوال ہے کہ آپ بتائیں کہ آخر وہ کونسا عمل ہے جس نے آپ کو اللہ کے نبی ﷺ کی زبانی جنتی بنایا؟ اس انصاری صحابی نے کہا کہ بس تم میرے اعمال تو دیکھ چکے ہو ان کے علاوہ اور کوئی خاص پوشیدہ عمل نہیں ہے حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں: کہ میں انصاری صحابی سے رخصت ہو کر تھوڑا سا چلا تھا کہ انہوں نے مجھے آواز دی اور فرمایا ہاں میرا ایک عمل سنتے جاؤ وہ یہ کہ میرے دل میں کبھی کسی مسلمان سے حسد اور بغض اور دھوکہ بازی کا ارادہ تک بھی نہیں ہوا، میں کبھی کسی مسلمان کا بدخواہ نہیں بنا حضرت عبداللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اب معلوم ہو گیا ہے کہ اسی عمل نے آپ کو اس درجے تک پہنچایا ہے۔ [بحوالہ تفسیر ابن کثیر سورۃ الحشر]

آخری بات:

یہ ہے کہ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے آپس میں منہ نہ پھیریں یعنی کہ قطع تعلقی اختیار نہ کریں اور نہ ہی ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ اگر مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوں تو اس کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کی طرف پیٹھ کر کے نہ بیٹھیں، خطرہ ہے کہ وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ ہمہ وقت دوسرے مسلمانوں کے لیے خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات رکھو۔

اور یہ وہ چیز ہے جو ہر انسان کے بس میں نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جسے چاہتا ہے اخلاق جیسی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاق حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

تبصرہ کتاب

تبصرہ نگار: ایم ایس ثاقب

نام کتاب: اسلامی تاریخ کے دلچسپ اور ایمان آفریں واقعات

نام مصنف: عبدالجبار سلفی

تعداد صفحات: 384

گیٹ اپ: ہادی پبلشرز غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

ابومسعود عبدالجبار سلفی کی زیر تبصرہ کتاب کا یہ تیسرا ایڈیشن ہے ،مولف کی نظر میں پہلا ایڈیشن تجرباتی کاوش تھی ،موضوعات کے اچھوتے پن اور حسن بیان کی وقعت نے طبع اور طبع ثانی کو سند قبولیت بخشی اور دونوں طباعتیں جلد ہی ختم ہوگئیں۔کتاب کے قبول عام کی سند نے مصنف کو ایسا حوصلہ دیا کہ اب زیادہ پر اعتماد ہوکر جولان گاہ ادب میں اترے ہیں۔طبع اول میں کل چودہ موضوعات تھے جبکہ زیر نظر طبع میں 57 موضوعات ہیں۔نئے موضوعات میں زواج میمون اور طوائفوں کی توبہ اور اصلاح کا سلیقہ خاصے کی چیز ہے ،رزق حلال کی بارش، گمنام مرد مجاہد کا اخلاص اور جہالت کی تاریکیوں سے نور اسلام تک ایسے جواہر پارے ہیں کہ ہر سطح کا قاری ان کی جہتوں میں اتر جاتا ہے۔

واقعاتی صداقتیں اور ان کی تابناکیاں اپنے اندر ایسی افسانوی فضا اور دلچسپی لیے ہوئے ہیں کہ رحم دل فاتحین اور بلند اقبال تاجر کی کہانی اور ابووداعہ کی مسرت انگیز شادی کا قصہ ہمارے رگ وپے میں اتر جاتے ہیں کتاب کی پہلی اور دوسری طباعت کے واقعات تو سحر انگیز تھے ہی، نئے موضوعات کی دلکشی بھی اپنی مثال آپ ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کے چند واقعات عربی ادب کے شہ پارے ہیں، جنہیں ہمارے ماحول کے رمز شناس مؤلف نے اپنے رسیلے اسلوب سے اردو قارئین کی جیتی جاگتی زندگی اور ان کے رومانی تلازمات کا حصہ بنا دیا ہے تمام موضوعات تاریخی صداقتوں اور افسانوی لذتوں سے لب ریز ہیں مگر مبالغہ نام کو نہیں۔

عربی زبان کی گہرائی اور گیرائی ضرب المثل ہے، تاثراتی حقیقت نگاری اور بھی مشکل کام ہے لیکن مؤلف کا منجھا ہوا ذوق ادب ہے کہ وہ ترجمہ کرتے ہوئے سلاست، جامعیت اور تاثریت کے اتصال میں کہیں ناکام نہیں ہوئے وہ کہیں کہیں پنجابی محاورہ ”مثلاً ہتھ ہولا رکھے“ برتنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔البتہ عطاالحق قاسمی کی طرح یہ پنجابیت حساس سے حساس قاری کو بھی کھٹکتی نہیں، بلکہ ترسیل معنی کے ضروری وظیفے کے علاوہ پنجابیت کے دقوفی تلازمات الگ سے محظوظ کر جاتے ہیں۔

خلیل جبران کے مترجم حبیب اشعر نے ترجمے کو تخلیق بنا دیا ہے تو عبدالجبار سلفی کی کردار نگاری نے ادب کے اسلامی کرداروں کو اجال کر زرنگار بنا دیا ہے ان کی منظر نگاری تکرار اور ٹھنے کا شکار نہیں ہوئی۔تشبیہ واستعار کی خوبصورتی اس قدر لطف اندوز ہے کہ سبحان اللہ اور جملوں کی برجستگی اور کاٹ اس قدر لاجواب ہے کہ قاری کسی قدم پر نیم خوبیدہ نہیں گزر سکتا۔

یہ عمر اور جنس کی تحدید سے ماوریٰ علم، اطلاع، خط بخشی اور گداز انداز میں تربیت کی ایسی کوشش ہے کہ آپ نیم خواندہ ہیں یا پر مغز سکالر، نوجوان ہیں یا جہاندیدہ بالغ نظر، آپ کسی لفظ، جملے، محاورے یا منظر اور موضوع سے جھلائیں گے نہیں۔اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

جامع مسجد سعیدہ اہلحدیث کا عظیم الشان افتتاح

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”کہ بے شک مسجدیں اللہ کے لیے ہیں اس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارا جائے۔“

12 مارچ بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد سعیدہ اہلحدیث کا افتتاح ہوا، یہ مسجد چھوکی کے قریب پٹرول پمپ کے مقام پر تعمیر کی گئی۔یہ مسجد پروفیسر عبدالرشید اور انکے بیٹے حاجی خالد اور میاں محمد جمیل کی سعی جمیلہ سے تعمیر کی گئی۔اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پروگرام کا آغاز بعد نماز عصر سے ہوا، تلاوت قرآن پاک کے بعد مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع قصور کے امیر مولانا محمد شفیع نے کہا کہ مسجدیں تعمیر کرنا انبیاء علیہ السلام کی سنت ہے سب سے پاکیزہ جگہ مسجد کی جگہ ہے اور ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے کہا کہ مسجدیں اسلام کے قلعے ہیں اسلام کی شمع مسجد سے روشن ہوتی ہے۔پھر میاں محمود عباس نے مسجد کے تقدس واحترام کے متعلق خطاب فرمایا۔حاجی محمد اکبر سلیم نے کہا کہ دنیا ان مساجد اور مدارس کی وجہ سے قائم دائم ہے۔ان کے بعد بقیۃ السلف صاحبزادہ حافظ محمد اسماعیل عزیز میر محمدی حفظہ اللہ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور یہ سبق مساجد سے ہی حاصل ہوتا ہے اور مسجد کی دیکھ بھال کرنا مسجد کے تمام امور کا خیال رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔آخر میں میاں محمد جمیل نے کہا کہ تمام مساجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان باغات کی آبیاری اور حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔

☆......☆......☆

جمہوریت توحید کے منافی ہے

اسلام جہاں عبادات، معاشرت، تجارت، اخلاقیات کا درس دیتا ہے۔ وہاں سیاست کو بھی اسلام کا جزو قرار دیتا ہے اور اس ضمن میں مکمل راہنمائی اور لائحہ عمل اسلام کی تعلیمات میں موجود ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق سیاست وحکمت کرنا بھی عبادت ہے اور عبادت وہی قبول ہوگی جو خالص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے طریقے کے تحت ہوگی۔ بصورت دیگر وہ شرک تصور کیا جائے گا۔ اسلام نے ہمیں خلافت وامارت والی سیاست سکھائی ہے، اب اگر ہم اس طریقے کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے وضع کردہ باطل نظاموں کو اپنے ملکوں میں لاگو کریں، چند انسانوں کے بنائے ہوئے آئین کو اللہ کی شریعت کے مقابلے میں کھڑا کریں۔ ایسا نظام جس میں مزدوروں کے فقط نعرے ہوں، بازاری عورتوں کے غلط مطالبے ہوں، عالم اور جاہل کی رائے برابر ہو، باعمل کردار اور بے عمل بدکردار کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا ہو۔ تو کیا ایسے آئین کو بحال کرنے کے داعی کارکن کہلا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اسلام میں حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ کا تصور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اسمبلیاں، آئین طاغوت ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٓئک ھم الکفرون۔ [المائدہ]

''جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔''

جمہوریت غیر اسلامی نظام ہے۔ اللہ کی سرعام بغاوت ہے جاس سے بچنا ازحد ضروری ہے۔ خلافت قائم ہوتی ہے، جہاد فی سبیل اللہ سے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی جہاد ہوا تو حکومتوں کے ڈھانچے اسی خلافت وامارت پر کھڑے ہوئے اور جب بھی مسلمانوں نے جہاد چھوڑا تو قائم شدہ خلافتیں بھی زمین بوس ہوگئیں۔

(حکومت کا امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے اسلامیات لازمی کے نصاب سے جہاد کا موضوع اور آیات کو نکالنا بالکل افسوس عمل ہے۔)

جمہوریت کے ذریعے اسلام لے کر آنے کا نعرہ دھوکہ اور فراڈ ہے۔ اس کے ذریعے تو اسلام آباد بھی نہیں مل سکتا۔ بھلا یہود ونصاریٰ کے پسندیدہ نظام سے اسلام پنپ سکتا ہے۔ یاد رکھو قیامت کی دیواروں تک اسلام جمہوریت کے ذریعے نہیں آسکتا۔ سب سے بڑا طاغوت امریکہ ہے، کفر کا امام ہے، اسکو گرانا ضروری ہے۔ یوں سمجھیں کہ کنوئیں کے اندر کتا گر گیا ہے، جب تک اسے باہر نہیں نکالیں گے، پانی پاک نہیں ہوگا۔

[انتخاب: فہیم عظیم، میر محمدی]

ابوھریرہ شریعہ کالج میں داخلہ لیجیے

حضرات اس سچائی سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ملک میں یہ واحد ادارہ ہے جس میں 1997ء سے درس نظامی کے ساتھ لازمی (Compulsary) ایف۔ اے۔ بی۔ اے کروایا جاتا ہے

داخلہ 10۔ اپریل تا 30 اپریل

میرٹ میٹرک۔ ایف اے۔ تاہم میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء داخلہ لے سکتے ہیں البتہ فیل ہونے کی صورت میں طالب علم کو فارغ کر دیا جائے گا۔

سہولیات تعلیم، رہائش، کھانا معیاری اور فری تاہم درس نظامی اور کالج کی کتب طالب علم کے ذمہ ہونگے کے ساتھ ساتھ اپنی مالی استعداد کے مطابق کچھ ماہانہ زرتعاون جمع کروانا ہوگا۔ تاکہ مفت خوری سے اجتناب اور طلباء میں خودداری پیدا ہوسکے۔

نصاب شریعہ کالج

سال اول: ترجمۃ القرآن، سورۃ الفاتحۃ تا الاعراف، مشکوٰۃ اول، علم النحو، علم الصرف، ابواب الصرف، دروس اللغۃ العربیۃ (دو حصے) تجوید القرآن، فرسٹ ایئر۔

سال دوم: ترجمۃ القرآن سورۃ الاعراف تا النحل، مشکوٰۃ ثانی، نحو میر شرح مائۃ عامل، کتاب الصرف، الطیب المنح، معلم الانشاء (دو حصے) تجوید القرآن سیکنڈ ایئر نصاب

سال سوم: ترجمۃ القرآن، مسلم شریف، ترمذی شریف، ہدایۃ النحو، علم الصیغہ، السراجی، شرح نخبۃ الفکر، تجوید القرآن، تھرڈ ایئر نصاب۔

سال چہارم: بخاری شریف، ہدایہ، الوجیز، شرح ابن عقیل، الفوز الکبیر، فورتھ ایئر نصاب بمطابق پنجاب یونیورسٹی۔

شریعہ کالج کے امتیازات

✿ کمبائن نصاب تعلیم کا بانی ✿ تفسیر فہم القرآن اور دیگر کتب کا ناشر ✿ تحریک دعوت توحید کا محرک

میاں محمد جمیل پرنسپل ابوہریرہ شریعہ کالج 37 کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 042-35417233/0333-4566379/0300-8108526

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون دفتر تنظیم (042) 5854010
فون مدیر اعلیٰ (042) 6581025
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

جماعت اہل حدیث کا معروف قدیم تعلیمی ادارہ

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

کتاب وسنت اور سلف صالحین کی روایات کا علمبردار

تمام احباب جانتے ہیں کہ جامعہ اہل حدیث لاہور جماعت اہلحدیث کا قدیم ترین دینی ادارہ کتاب وسنت کی تعلیم وترویج میں مصروف عمل ہے۔جس میں اس وقت تقریباً تین صد طلبا زیر تعلیم ہیں ان کی تعلیم وتربیت کے لیے 22 محنتی اور قابل اساتذہ کرام مامور ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ جامعہ ہذا مندرجہ ذیل شعبوں پر مشتمل ہے۔(۱) تحفیظ القرآن (۲) شعبہ تجوید وقراءت (۳) درس نظامی (۴) وفاق المدارس (۵) دارالافتاء (۶) تصنیف وتالیف (۷) فن مناظرہ (۸) دعوت وارشاد (۹) کمپوٹر (۱۰) میٹرک، ایف اے تا بی اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست ہے۔

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچ جس میں طلبا کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً55 لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔اس لیے

گندم کی کٹائی کے موقع پر احباب سے خصوصی اپیل کی جاتی ہے

کہ عشر نکالتے وقت جامعہ کے طلباء کے لیے زیادہ سے زیادہ حصہ پہنچا کر اجر عظیم حاصل کریں، تاکہ حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ اور حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کا لگایا ہوا پودا پھلا پھولا رہے اور تا ابد قائم ودائم رہے۔

اللہ کریم ہمارے نیک اعمال قبول فرمائے۔آمین

حافظ عبدالغفار روپڑی

مدیر جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

فون: 7670968 / 042-7656730 فیکس: 042-7659847